



سوال

(55) زیرِ ناف بال مونڈنے میں کتنی تاخیر کی جاسکتی ہے، اور ان کی مقدار کہاں تک ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا حکم ہے قرآن و حدیث و سنت رسول اللہ ﷺ کا اس مسئلہ کے اندر کہ زیرِ ناف بال مونڈنا واجب ہیں یا سنت اور ان کے مونڈنے میں کتنی تاخیر کی جاسکتی ہے، اور ان کی مقدار کہاں تک ہے؟ بعض لوگ ناف سے شروع کر کے گھٹنوں تک مونڈتے ہیں۔ کیا اس طرح کرنا صحیح ہے؟ اگر نہیں تو پھر سنت مصطفیٰ ﷺ کی روشنی میں باحوالہ جواب مرحمت فرمائیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نیل الاوطار میں ہے 'وہو مشقہ بالاتفاق' (۱/۱۲۳)

یعنی 'زیرِ ناف بال مونڈنا بالاتفاق سنت ہے۔' تیسیر العلام: ۶۹/۱

بال مونڈنے میں چالیس روز تک تاخیر ہو سکتی ہے۔ حدیث میں ہے:

'ان لا تترك اكثر من اربعين ليلة' صحیح مسلم، باب نضال الفطرة، رقم: ۲۵۸

امام نووی فرماتے ہیں:

'معناه: تركها نهاراً و ليلياً، لانه وقت فم الترك اربعين قال: والمتار انه يضبط بالحاجب الطول. فاذا طال علق. انشئ. قلت: بل المتار انه يضبط بالاربعين التي ضبط بها رسول الله ﷺ فلا يجوز تجاوزها ولا يحد، مخالفاً للشيء من ترك القص، ونحوه، بعد الطول إلى انتهاء تلك الغاية' نيل الاوطار: ۱۲۵/۱

مرد اور عورت کے مخصوص مقام کے اوپر اور اس کے ارد گرد سے بال مونڈنے چاہئیں۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: 'المراؤ بالغانية: الشعر فوق الذكر، وحواليه، وكذلك الشعر الذي حول فرج المرأة' اس کے علاوہ سنت سے ثابت نہیں۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب



فتاوى حاقظ ثناء التمدنى

كتاب الطهارة: صفحة: 114

محدث فتوى